جرمانہ

مالی جرمانہ اور فقہ حنفی

عبد مصطفی محمد صابر اسماعیلی قادری

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

جرمانہ

مالی جرمانہ اور فقہ حنفی

عبد مصطفی محمد صابر اسماعیلی قادری

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

جرمانہ

از قلم:	محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی المعروف بہ عبد مصطفی
زبان:	اردو
موضوع:	فقہ
کمپوزنگ اور ڈیزائننگ:	پیور سنی گرافکس
ناشر:	صابیا ورچوئل پبلی کیشن
سَنَہ اشاعت:	اپریل 2022 (شعبان 1443ھ)
صفحات:	10

All Rights Reserved.
Sabiya Virtual Publication
Powered by **Abde Mustafa Official**
Contact | +91 91025 2076

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جرمانہ یعنی کسی کے کسی عمل کے عوض بطور سزا اس سے مال لینا، یہ مالی جرمانہ کہلاتا ہے جو کے ناجائز و حرام ہے۔ انگریزی میں اس کے لئے فائن یا پینلٹی وغیرہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

اس مختصر سے رسالے میں ہم نے اس مسئلے پر علماے اہل سنت کے فتاوی کو جمع کیا ہے تاکہ با آسانی اس مسئلے کی تفصیل ایک جگہ دیکھی جا سکے۔

مسجد میں جرمانہ

حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ جرمانہ جو اصلاح قوم کے لیے ہو یعنی ایسے افعال جو شرعًا ناجائز ہیں ان کو روکنے پر جرمانہ کیا جائے اور قوم کو ڈرانے کے لیے اور روپیہ کو کسی مدرسے میں جو قوم کے نام سے موسوم ہو لگایا جائے جیسے اس وقت کوئی قومی پنچایت قائم کی گئی اور لوگوں کو اسراف اور غلط رسموں سے بچانے کے لیے جرمانے مقرر کیے ہیں جائز ہیں یا ناجائز؟

کتب معتبرہ سے حوالے سے جواب سے مطلع فرمایا جاوے۔

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ کسی کو مال لے کر سزا دینا جس کا نام عوام نے جرمانہ رکھ لیا ہے یہ شرعًا ناجائز و حرام ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

ان المذهب عدم التعزير
بأخذ المال فلا يجوز لاحد من
المسلمين اخذ مال احد بغير
سبب اقول: و عدم جوازه لما

فیه من تسلیط الظلمة علی اخذ
مال الناس فیاکلونه

لہذا جن اقوام میں سزا مالی جرمانے سے کی جاتی ہے وہ ناجائز ہے اور وہ مال خبیث ہے اور مال خبیث مسجد و مدرسہ میں صرف نہیں کیا جاسکتا، اس جرمانے کا مدرسہ میں صرف کرنا بھی جائز نہیں۔

(فتاوی اجملیه، ۴/ ۱۳۴)

آپ سے ایک اور سوال کیا گیا جس میں ایک پنچایت کا ذکر تھا جس میں ایک شخص پر مالی جرمانہ عائد کیا تھا تو آپ رحمہ اللہ تعالی نے جواب میں ارشاد فرمایا: سزا میں روپیہ کا جرمانہ مقرر کرنا ناجائز ہے۔

(فتاوی اجملیه، ۴/ ۳۳)

فتاوی بریلی شریف

فتاوی بریلی شریف میں ہے کہ اعلیٰ حضرت، مجدد بریلوی، فاضل بریلوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ فتاوی رضویہ، 198/2 میں فرماتے ہیں کہ جو امور تادیبی طور پر مذکور ہوئے سب جائز ہیں مگر مالی جرمانہ لینا حرام۔

(فتاوی بریلی شریف، ۷۸)

بحر العلوم کا فتوی

بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ فیصل جرمانے کی رقم اپنے مصرف میں لا سکتا ہے یا نہیں؟

آپ رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ جرمانہ میں پیسہ وصول کرنا ناجائز ہے، در مختار میں ہے:

لا یاخذ المال فی المذہب

(فتاوی بحر العلوم، 420/2)

جرمانہ منسوخ ہو گیا

ابتدائے اسلام میں مجرم سے جرمانہ لینا جائز تھا بعد میں یہ اجازت منسوخ ہو گئی اور منسوخ پر عمل کرنا ناجائز و گناہ ہے چناچہ امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کے بکرنے ایک عالم کے فرمانے سے مسلمانوں کے روبرو یہ تجویز پیش کی ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس کو حقہ پانی نہ دیا جائے اور جتنے وقت کی نماز نہ پڑھے، ایک پیسہ جرمانہ ہونا چاہیے، زید نے اس کا یہ جواب دیا کہ اس طور کی نماز پڑھوانی زینہ دوزخ کا ہے، اس بارے میں حکم شریعت کیا ہے؟

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حقہ پانی نہ دینے کے تجویز ٹھیک ہے اور مالی جرمانہ جائز نہیں

لانہ شیء کان و نسخ کما بینہ الامام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ تعالی

کیوں کہ یہ چیز پہلے تھی لیکن بعد میں منسوخ ہو گئی تھی جیسا کے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا۔

(در مختار، باب التعزیر، 326/1)

(فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۱۱)

امام شافعی کے نزدیک جائز

(اعلیٰ حضرت مزید لکھتے ہیں کہ) زید کا وہ کلمہ (کے اس طور کی نماز زینہ دوزخ کا ہے، یہ) بہت برا اور سخت بے جا ہے۔

فان المصادرة المالية تجوز عند الامام الشافعی رضی الله تعالی عنه

کیوں کہ مالی جرمانہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز ہے، نماز پڑھوانا زینہ دوزخ نہیں بلکہ نہ پڑھنا، زید توبہ کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۱۱)

نماز چھوڑنے پر جرمانہ

اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک اور سوال کیا گیا کہ ایک مسلمانوں کے مدرسہ میں جہاں انگریزی تعلیم ہوتی ہے، پنجگانہ نماز کی سخت تاکید ہے، مسجد میں بعد ہر نماز کے ہر طالب علم کی حاضری ایک رجسٹر میں درج ہوتی ہے اور جو غیر حاضر پائے جاتے ہیں ان پر جرمانہ ہوتا ہے، اس تشریح کے ساتھ کہ فجر، ظہر، عصر اور عشاء کی غیر حاضری میں فی نماز دو پیسے لیے جاتے ہیں..... یہ طریقہ شریعت کے حساب سے کیسا ہے؟

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل جائز نہیں، در مختار میں ہے:

لا باخذ مال فی المذہب

مال لینے کا جرمانہ مذہب کی رو سے جائز نہیں۔ (در مختار، 326/1)

اسی میں ہے:

و فی المجتبی انه کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ

اور مجتبی میں ہے کہ ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ کردیا گیا۔

ردالمحتار میں ہے:

و افاد فی البزاریة، ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول به امساک شیء من ماله عنده مدة لینزجم ثم یعیده الحاکم الیه لا ان یاخذه الحاکم لنفسه او لبیت المال کما یتو همه الظلمة اذ لا یجوز لا حد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی

اور بزاریہ میں یہ افادہ کیا ہے کہ مالی تعزیر کا قول اگر اختیار کیا بھی جائے تو اس کا صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اس کا مال کچھ مدت کے لیے روک لینا تاکہ وہ باز آجائے، اس کے بعد حاکم کا مال لوٹا دے، نہ یہ کہ حاکم اپنے لیے لے لے یا بیت المال کے لیے، جیسا کہ ظالم لوگ سمجھتے ہیں، کیوں کہ شرعی سبب کے بغیر کسی کا مال لینا مسلمان کے روا نہیں۔(ردالمحتار، 195/3)

(فتاوی رضویہ، ۱۱۳، ۵/ ۱۱۲)

مفتی خلیل خان برکاتی کا فتوی

علامہ مفتی خلیل خان برکاتی جرمانے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جرمانہ نہیں کیا جا سکتا کہ شریعت میں جرمانہ جائز نہیں۔

(فتاویٰ خلیلیہ، ۳/۱۹۳)

روزے نہ رکھنے پر جرمانہ

مفتی غلام رسول نقشبندی سے سوال کیا گیا کہ ایک گاؤں کے لوگوں نے آپس میں فیصلہ کیا کہ جو آدمی ماہ رمضان میں روزے نہیں رکھے گا اس کو جرمانہ کیا جائے گا، اب ایک آدمی نے روزہ نہ رکھا اور اس سے جرمانہ کا مطالبہ کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ میں جرمانہ نہیں دوں گا کیونکہ شریعت جرمانہ نہیں کرتی، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شرع میں جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ ماہ رمضان کے روزے اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہیں اور ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ماہ رمضان کے روزے رکھے اور ماہ رمضان کا احترام بھی کرے لیکن مالی جرمانہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے:

لانه شیء کان و نسخ کما بینه الامام البوجعفر الطحاوی رحمه الله تعالیٰ

کہ ابو ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ جرمانہ منسوخ ہو چکا ہے اور منسوخ قابل عمل نہیں ہوتا، لہٰذا کسی کو جرمانہ مالی کرنا جائز نہیں ہے۔

(فتاوی جماعتیہ، ۳۷۵)

جرمانے کا پیسہ مسجد مدرسے میں لگانا

علامہ مفتی شہروز عالم اکرمی جرمانے کے متعلق لکھتے ہیں کہ تعزیر بالمال (مالی جرمانہ) جائز نہیں، فتاویٰ شامی میں ہے:

وتحرم التعزیر بالمال

تنویر الابصار میں ہے:

ولا یوخذ مال فی المذھب

فتاویٰ عالمگیر میں ہے:

التعزیر باخذ المال لا یجوز

کذا فی فتح القدیر

یہ مال واپس کرنا ضروری ہے، یہ رقم مسجد، مدرسہ یا قبرستان میں لگانا جائز نہیں

(فتاویٰ بحر العلوم، 467/4)

البتہ اگر دینے والے اجازت دے دیں تو لگانا جائز ہوگا۔ (ایضًا, 460)

(فتاویٰ اکرمی، ۲۵۵)

مفتیٔ اعظم راجستھان کا فتوی

مفتیٔ اعظم راجستھان، علامہ مفتی اشفاق حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ جرمانے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جرمانہ لینا شرعًا جائز نہیں ہے۔

(فتاویٰ مفتیٔ اعظم راجستھان، ۴۰۱)

جرمانہ لینے کی اجازت

جیساکہ ہم نے بیان کیاکہ ابتداے اسلام میں مجرم سے جرمانہ لینا جائز تھا بعد میں یہ اجازت منسوخ ہوگئی اور منسوخ پر عمل کرنا ناجائز و گناہ ہے لیکن حضرت سیدی مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ نے لوگوں میں بے پناہ جرات و بیباکی بڑھ جانے کی وجہ سے بعض صورتوں میں مجرم سے جرمانہ لینے کی اجازت دی ہے جیساکہ آپ کے جاری کردہ درج ذیل فتوے سے بخوبی عیاں ہے۔

تعزیر بالمال ناجائز ہے، جرمانہ کرنا نہ چاہیے مگر فتاوی خلاصہ میں فرمایا:

سمعت من ثقة ان التعزير باخذ المال ان راى القاضى او الوالى جازو من جملة ذلک رجل لا يحضر الجماعة يجوز تعزيره باخذ المال

فتاوی خلاصہ کے اس ارشاد سے ایسے شخص پر جرمانہ کی اجازت والی و قاضی کے لیے معلوم ہے، اگر وہ اس میں مصلحت پائیں، جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتا تو جو نماز ہی نہیں پڑھتا ان پر بدرجۂ اولی مگر یہ اس طرح ہوگا کہ اس کی اصلاح ہو جائے تو بعدِ اصلاح واپس کر دیں اور اگر واپس کر دینے سے پھر اس شخص کی وہی حالت ہو جانے کا صحیح اندازہ ہو تو کسی نیک کام میں اس کی طرف سے لگا دیں، یہاں قاضی کہاں، یہاں اہل علم علماے بلد سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق قائم مقام والی ہیں، اس کی اجازت سے یہ تعزیر کی جاسکتی ہے۔

جس کی اصلاح ہو جائے اور واپس کرنے پر پھر اس کے بگڑ جانے کا اندیشہ نہ ہو تو بعدِ اصلاح اسے اس کی رقم واپس دے دی جائے اور جس کے بگڑنے کا اندیشہ ہو، اس کی رقم کسی نیک کام میں خرچ کر دی جائے، اگر اس سے اجازت لے لی جائے تو اچھا ہے اور اگر وہ اجازت نہ دے تو بھی اس کی طرف سے کسی نیک کام میں لگا دی جائے کہ اسے ثواب پہنچے۔

(مقدمہ فتاوی مفتیٔ اعظم ھند، ۲۵۲)

فقیہ ملت کا فتویٰ

فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ جرمانے کی رقم سے شامیانہ وغیرہ بنوانا یا مسجد کی ضروریات میں اسے صرف کرنا جائز نہیں بلکہ صاحبِ حد توبہ کرنے کے بعد توبہ پر قائم رہے تو اس کی رقم اسے واپس دے دی جائے، ایسا ہی بحر الرائق جلد پنجم صفحہ 41 پر ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، ۲/۴۸۹)

جرمانے کے تعلق سے یہ ہم نے کچھ علمائے اہل سنت کے کلمات کو بیان کیا، قارئین سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ذریعۂ نجات بنائے (آمین)

اردو زبان میں ہماری دوسری کتابیں اور رسالے:

(1-13) بہار تحریر (اب تک 13 حصوں میں)

(14) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟

(15) اذان بلال اور سورج کا نکلنا

(16) عشق مجازی - منتخب مضامین کا مجموعہ

(17) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو

(18) شب معراج غوث پاک

(19) شب معراج نعلین عرش پر

(20) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ

(21) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

(22) مقرر کیسا ہو؟

(23) غیر صحابہ میں ترضی

(24) اختلاف اختلاف اختلاف

(25) رمضان اور قضائے عمری نماز

(26) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ

(27) بنت حوا

(28) سیکس نالج

(29) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق

(30) کلام عبید رضا

(31)عورت کا جنازہ

(32)ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی

(33)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام

(34)محرم میں نکاح

(35)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)

(36)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)

(37)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)

(38)ایک نکاح ایسا بھی - عبد مصطفی صابر اسماعیلی

(39)بریک اپ کے بعد کیا کریں؟ - عبد مصطفی صابر اسماعیلی

(40)کافر سے سود

(42)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)

(43)میں خان تو انصاری

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate **Quraan and Sunnah** through electronic and print media.

We are :

Blogging, publishing pamphlets and books on various topics, running a special matrimonial service for **Sunni Muslims.**

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousands of articles & 190+ pamphlets and books are available in multiple languages.

E Nikah Matrimony

if you are searching a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

Visit www.enikah.in

OR Join our Telegram Channel

t.me/Enikah (Search "E Nikah Service" in Telegram)

Follow us on Social Media Network :

/abdemustafaofficial

for more details WhatsApp on **+919102520764**

OUR BRANDS :

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah E NIKAH MATRIMONY SERVICE

BOOKS ROMAN BOOKS

AMO

powered by Abde Mustafa Official